قانون توہینِ رسالت —— "کلامِ حق" کا نقطۂ نظر

ماہنامہ "کلامِ حق" (گوجرانوالہ) فیتھ تھیولاجیکل سیمینری گوجرانوالہ کا ترجمان ہے اور ڈاکٹر پادری کے - ایل - ناصر اس کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ پادری صاحب کے "دینیاتی نقطۂ نظر" سے بہت سے مسیحیوں کو اختلاف ہے مگر جہاں تک اُن کے الہیاتی علم و مطالعہ کا تعلق ہے، شاید ہی کوئی بالغ نظر مسیحی اِس سے انکار کرتا ہو۔ ان دنوں پادری صاحب کی صحت ٹھیک نہیں، تاہم اُن کے احباب "کلامِ حق" باقاعدگی سے شائع کر رہے ہیں۔ مارچ ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں پادری صاحب کے صاحبزادے میجر ٹی - ناصر صاحب کا ایک "شذرہ" شائع ہوا جو من و عن ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

> ہم مسیحی قوم تعزیراتِ پاکستان دفعہ ۲۹۵ - سی یعنی گستاخِ رسول ﷺ کے مخالف نہیں۔ ہم صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ جو مسیحی اس الزام کے تحت پابند سلاسل ہیں یا آئندہ ہوں گے، ان کے لیے ایک خصوصی عدالتی کمشن بنایا جائے جس کا سربراہ ہائی کورٹ کا جج ہو۔ جج مسلمان اور مسیحی قومی یا صوبائی نمائندے، مقامی انتظامیہ اور دونوں پارٹیاں مل کر غیر جانبدارانہ تحقیقات کریں اور اگر ملزم واقعی مجرم ہو تو اُس کو قانون کے مطابق سزا دی جائے، بصورت دیگر رہا کر دیا جائے۔
> الزام و سزا کی سنگینی کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ مقدمہ بھی خصوصی عدالت میں چلایا جائے اور ملزم کو تمام قانونی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ اقلیتوں خاص طور پر مسیحی اقلیت کو تحفّظ و انصاف کا احساس ہو۔

جے - سالک کی سربراہی میں مسیحی رہنماؤں کا احتجاج اور وفاقی وزیر اطلاعات کی یقین دہانی

وفاقی وزیرِ اطلاعات جناب خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ "حکومت اسلام میں اقلیّتوں کو دیے گئے حقوق کے تحفّظ کا عہد کیے ہوئے ہے۔" انہوں نے گستاخی رسالت کے ملزم منظور مسیح جس کا مقدمہ زیر سماعت تھا، کے قتل کی اُس وقت مذمّت کی، جب وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی جے - سالک کی سربراہی میں مسیحی رہنماؤں نے احتجاج کرتے ہوئے ان سے ملاقات کی۔ وفد میں فادر فرانسس ندیم اور فادر یعقوب خوشی شامل تھے۔

وفاقی وزیرِ اطلاعات نے کہا کہ اسلام کے نام پر نفرت انگیز جرائم کا ارتکاب درحقیقت اسلام کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ اسلام میں شخصِ واحد کے قتل کو بنی نوع انسان کا قتل قرار دیا گیا ہے۔ وزیر نے مزید بتایا کہ حکومت نے قانونِ گستاخی رسالت میں ترمیم کے لیے ایک بِل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اس کے مطابق شکایت کنندہ کو حلف اٹھانا پڑے گا کہ ملزم نے گستاخیِ رسول کا ارتکاب کیا ہے۔ (دی کرسچن وائس، کراچی - یکم مئی ۱۹۹۴ء)

یورپ

یورپ میں مسلمان - ایک خبر نامے کا اجراء

گزشتہ چالیس برسوں میں بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان، ترکی اور شمالی و مشرقی افریقہ کے ممالک سے بڑی تعداد میں مسلمان تلاشِ روزگار، حصولِ تعلیم یا اپنے ممالک میں سیاسی ابتری سے بچنے کی خاطر یورپ کا رُخ کرتے رہے، اور آج ایک نسل گزرنے پر جہاں ان کی آبادی میں قدرتی اضافہ ہوا، وہیں یورپ کی مقامی آبادیوں سے کچھ لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ آج آبادی کے لحاظ سے مسلمان مغربی یورپ کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ پچھلے چند برسوں میں سلمان رشدی کی بدنامِ زمانہ کتاب "سٹانک ورسز"، خلیجی جنگ اور بوسینا کے "انسانی المیے" میں مغربی اقوام کے کردار نے جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں کو برافروختہ کیا ہے، وہیں مغربی یورپ کے مسلمان بھی اپنے اظہارِ ناراضگی میں پیش پیش ہیں۔ اس صورتِ حال میں مغربی ذرائع ابلاغ اپنے متعصبانہ اور جانبدارانہ انداز سے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کر رہے ہیں۔ تاہم ضرورت اس امر کی تھی کہ یورپ میں آباد مسلمانوں کی سرگرمیوں، مسائل اور معاملات پر درست پس منظر میں صحیح صحیح معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ اس کمی کو اسلامک فاونڈیشن - لیسٹر (برطانیہ) نے کچھ عرصہ پہلے Muslims in Europe News letter جاری کر کے پورا کیا۔ سالِ رواں سے چار صفحاتی خبر نامہ باقاعدگی سے سہ ماہی دورانیہ کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جنوری اور اپریل ۱۹۹۴ء کے شمارے پیشِ نظر ہیں۔ جنوری کے شمارے میں جناب سہیل ناخدا کے قلم سے پرتگال کی مسلمان آبادی پر ایک جامع شذرہ ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ، فرانس، فن لینڈ اور جرمنی میں مسلم سرگرمیوں پر خبریں جمع کی گئی ہیں۔ اپریل کے شمارے میں جناب عبدالرشید صدیقی نے مغربی یورپ میں مسلمان آبادی پر مختلف ذرائع سے اعداد و شمار جمع کیے ہیں۔ "جمہوریہ چیک" میں اسلام پر جامع نوٹ ہے اور پچھلے شمارے کی طرح ملک وار مسلم سرگرمیوں کی رپورٹیں ہیں۔ یہ کہنا چنداں غلط نہ ہو گا کہ یورپ میں مسلم آبادی کی پیش رفت اور معاملات و مسائل کے حوالے سے یہ خبر نامہ جو اطلاعات فراہم کر رہا ہے، کہیں دوسری جگہ یکجا دستیاب نہیں۔